21

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۶ نبوت ۱۳۴۵ ھش ۲۱ رجب ۱۳۸۶ھ ۶ نومبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۵۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یاد رکھو کہ ہمارا خدا ناطق خدا ہے، وہ ہماری دعائیں سنتا ہے

دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لا یرجع الیھم قولًا کا مصداق ہو رہا ہے

"اس وقت ہمارے دو کام ہیں اوّل یہ کہ ان نشانوں کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے یہ ثابت کیا جاوے کہ مجیب اور ناطق خدا ہمارا ہی ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا اور ان کے جواب دیتا ہے اور دوسرے مذاہب کے لوگ جو خدا پیش کرتے ہیں وہ لا یرجع الیھم قولًا کا مصداق ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بوجہ ان کے کفر اور بے دینی کے ان کی دعائیں ما دعاء الکافرین الا فی ضلال کی مصداق ہو گئی ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تو سب کا ایک ہی ہے۔ مگر ان لوگوں نے اس کی صفات کو سمجھا ہی نہیں۔ پس یاد رکھو کہ ہمارا خدا ناطق خدا ہے وہ ہماری دعائیں سنتا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۵ نومبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گلے اور کھانسی کی تکلیف دوبارہ ہو گئی ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

[redacted]

—• ربوہ ۵ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں تربیت اولاد کی اہمیت واضح کرنے کے بعد جماعتوں اور بجنات کو توجہ دلائی کہ وہ پوری مستعدی کے ساتھ اطفال اور ناصرات کو وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شریک کریں تاکہ بچپن ہی سے ان میں دین کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا ابھی تک جماعتوں نے اس تحریک کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جتنی دینی چاہیئے تھی حضور نے تربیت اولاد کے ضمن میں اس تحریک کی اہمیت کو واضح کرنے کے بعد ہدایت فرمائی کہ تمام جماعتیں حضور کے اس خطبہ کی اشاعت کے بعد ۱۵ دن کے اندر اندر یہ اطلاع دیں کہ ان کے ہاں کتنے اطفال اور ناصرات ہیں۔ اور ان میں سے کتنوں نے وعدے لکھوائے ہیں۔

—• لاہور ۵ نومبر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ کو بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن کمزوری تا حال بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی رقم ۳۲ لاکھ روپے تک پہنچ گئی

اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص اور ایثار میں برکت ڈالے اور انہیں جلد از جلد اپنے وعدے کے ایفا کی توفیق دے

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے احباب جماعت کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے بڑی بڑی رقوم کے ادا کرنے اور گراں قدر وعدوں کے پیش کرنے کی خاص توفیق عطا فرمائی ہے، الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ ماہ اکتوبر میں مکرم جناب چوہدری شاہ نواز خان صاحب نے اپنے اہل و عیال کی طرف سے سوا لاکھ روپیہ کا وعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس پیشکش کو قبول فرما کر دینی و دنیوی برکتوں سے نوازے آمین۔ علاوہ ازیں کراچی و حیدر آباد میں گزشتہ ماہ ڈیڑھ ماہ میں ایک لاکھ بیس ہزار روپے کا وعدوں میں اضافہ ہوا۔ بیرون پاکستان اور اندرون پاکستان کی دوسری متعدد جماعتوں نے بھی دو تین لاکھ کا معقول اضافہ اور نئے وعدے کئے ہیں۔ ۳۰ اکتوبر تک نئے وعدوں اور اضافوں کی مجموعی میزان بفضل خدا ۳۲ لاکھ ایک ہزار ۵۰۱ روپے ہو گئی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے سب مخلصین کی اس پیشکش کو قبول فرمائے۔ اور انہیں اپنی خاص برکتوں سے نوازے اور اپنے فضل سے یہ بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدے کا ایفا کر سکیں آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے

تحریک جدید کے سالِ نو کیلئے گراں قدر وعدہ جات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے تینتیسویں سال کے لئے اپنی طرف سے گیارہ سو روپیہ کے عطیہ کا وعدہ فرمایا ہے۔

نیز سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے جس قدر وعدہ حضورؓ کے آخری سال میں تحریک جدید کو ملا تھا اسی قدر یعنی بارہ ہزار پانچ صد روپیہ کے عطیہ کا وعدہ سال نو کے لئے بھی فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ نومبر ۱۹۶۶ء

دہریت کی شاہراہ پر

انیسویں صدی عیسوی میں یورپ میں ایک بہت بڑا انقلاب رونما ہوا۔ یا یوں عیسائیت کے کفارہ اور صلیبی ایمان سے مایوس ہو کر یورپ کے دانشوروں نے طبعیاتی علوم کے زیر اثر مذہب ہی کو تیاگ دیا اور الحاد کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے علم الاخلاق کی بنیاد بھی اس مادی دنیا کے حقائق پر رکھ دی اور ایسی تمام بالوں سے انکار کر دیا یا تجرباتی اور مشاہداتی تحقیقات سے خارج کر دیا۔ جن کا تعلق بعد الطبیعاتی دنیا یا روحانی دنیا سے ہے۔ انہوں نے سیدھا سادہ یہ اصول اختیار کر لیا کہ جو بات ہماری تجرباتی اور مشاہداتی تحقیقات میں نہیں آ سکتی۔ ہم اس کے متعلق غور کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اس طرح ان فلسفیوں اور سائنسدانوں نے مذہب کو اپنی تحقیقات سے بالکل الگ کر دیا اور عقلیت پرستی ہی کو اپنا شعار بنا لیا۔ یہاں تک تو ٹھیک تھا۔ مگر بعض اہل مذہب نے انہی طبعیاتی نتائج کو جو اہل سائنس نے دریافت کئے۔ مذہب کی جانچ پڑتال پر بھی آزمانے کی کوشش کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں نے فرشتوں۔ الہام وغیرہ کا انکار کر دیا۔ اور دینی حقائق کی ایسی تشریحات کرنے کی کوشش کی جو طبعیاتی حقائق کے مطابق ہوں۔ برصغیر ہند میں سر سید سکول نے اسلام کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔ اور روحانیت سے بالکل انکار کر دیا۔ یہاں ان تمام باتوں میں جانے کی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ یہاں اتنا بتا دینا ضروری ہے کہ یہ لوگ رویا کشوف الہام وغیرہ کے بالکل قائل نہیں ہیں۔ اور نہ یہ لوگ فرشتوں کے وجود کے قائل ہیں۔

اگرچہ مسلمان اہل علم حضرات نے ان خیالات کی تردید کی ہے۔ مگر مغربی تہذیب کا جوں جوں اثر بڑھتا گیا ہے توں توں بعض اہل علم حضرات کہلانے والے بھی دین کی طبعیاتی تشریحات کے ہی قائل ہوتے چلے گئے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج جو لوگ اقامت دین کا بڑا غلغلہ مچا رہے ہیں۔ دراصل وہ بھی دین اسلام سے اتنے ہی واقف ہیں جتنے کہ مثلاً ڈارون یا مسٹر رسل مغربی دہریہ وغیرہ لوگ دین سے واقف ہیں۔

اس کے ثبوت میں ایک تازہ مثال مودودی جماعت کے ترجمان ہفت روزہ ایشیا میں ملاحظہ ہو۔ لکھتا ہے۔

"حضرت مسیح موعود صاحب کی زبانی الہام کی تعریف بھی سن لیجئے۔ آخر یہ کس شے کا نام ہے۔ فرماتے ہیں

"الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو وہ برگزیدہ کرنا چاہتا ہے۔ ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔"

آگے سنیئے۔

"سچا اور پاک الہام الوہیت کے بڑے بڑے کرشمے دکھاتا ہے۔ بارہا ایک نہایت چمکدار نور پیدا ہوتا ہے اور ساتھ اس کے پرشوکت اور ایک چمکدار الہام آتا ہے۔ (الفضل ۴ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

گویا الہام نہ ہوا وایڈا کا کرشمہ ہو گیا۔ کہ سڑکوں پر لگے ہوئے کھمبوں میں شرارہ سا لپکتا ہے۔ اور آن واحد میں دور دور تک تاریکی پھیل جاتی ہے۔ کیا عجب الہام کا کچھ ایسا ہی شرارہ "مسیح موعود" کے دل و دماغ میں لپکا ہو۔ اور انہیں عقل و خرد ہوش و حواس اور ایمان و آگہی سے محروم کر گیا ہو۔ ورنہ دوران الہام جو ہذیانات ان کے منہ سے نکلے ہیں۔ ان کا کسی سمجھ دار آدمی سے دور کا بھی واسطہ نہیں الہام کی بات چلی ہے۔ تو ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے۔ جیسے "مسیح موعود" صاحب کے تمام پر دُل پر اس کا فیضان ہو رہا ہے۔ وگرنہ ہدایت و راستی کی روشنی میں کون ضلالت و گمراہی کو اپنانے پر آمادہ ہو سکتا ہے۔

عبدالحمید صدیقی صاحب کے مضمون "تجدید مذہب کے مقاصد اور اس کی ذمہ داریاں (ترجمان القرآن ستمبر) پر ان "الہامیوں" نے خوشہ آرائی کی ہے۔ الفضل اپنی ۲۷ ر ستمبر کی اشاعت میں مضمون کا ایک طویل اقتباس درج کرنے کے بعد لکھتا ہے۔

"یہ باتیں بے شک درست ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی کے بغیر یہ مزاج اور یہ نگاہ پا لیتا ہے۔ جہاں تک تقوےٰ کے لئے انسانی کوشش کا تعلق ہے بجا ہے۔ لیکن تجدید احیائے دین کا کام ایسا نہیں ہے کہ مجرد دیانت یا محض تقوےٰ کی وجہ سے کوئی سرانجام دے سکے۔ اس کے معنے تو یہ ہوں گے۔ کہ ہر انسان اپنی کوشش سے مجدد کے مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔ یہی وہ مغالطہ ہے جس نے اسلام میں متجددین کی ایک کھیپ پیدا کر دی ہے۔"

(ایشیا لاہور ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۶۶ء)

ہم نے یہ طویل حوالہ اس لئے من وعن نقل کر دیا ہے۔ تا کہ جس اقامت دین کے لئے اس قدر شور مچایا جا رہا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

یہ تو یونہی فرما دیا ہے۔ اصل میں قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کے جوہر محض عقلمندوں کی بھانت بھانت کی بولیوں سے ہی کھل سکتے ہیں۔ چنانچہ اس تعلق میں مودودی صاحب کی کہہ مکرنیاں کافی شہرت حاصل کر چکی ہوئی ہیں۔ مولوی امین احسن اصلاحی نے آپ کی سیمابی عقلمندی اور دینی بصارت کا نقشہ بڑی صحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ مودودی صاحب یا جماعت اسلامی کے نظریات انگریزی دواؤں کی طرح ہیں جن پر یہ تحریر ہوتا ہے کہ یہ دوا خاص وقت تک کارآمد رہے گی۔ اس کے بعد ناقابل استعمال ہو جائے گی۔ چنانچہ جب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی قیادت کا ذکر تھا تو مودودی صاحب نے اپنا تمام مبلغ علم اس بات کو ثابت کرنے پر لگا دیا تھا۔ کہ عورتوں کی قیادت اسلام میں سراسر ممنوع ہے۔ مگر جب صدر ایوب کے مقابلہ میں جناب فاطمہ جناح کا سوال درپیش ہوا۔ تو آپ نے اس کو جائز قرار دے ڈالا اور اس بات کی مثال قائم کر دی کہ ؏

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

یہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ

اللہ تعالےٰ کی راہ نمائی کیا قرآن اور سیرت پاک کی صورت میں ہمارے درمیان موجود نہیں کہ ہمیں کسی نئی چیز کی ضرورت ہو۔

مطلب یہ ہے کہ ہم جو چاہیں قرآن و سنت کے ساتھ کریں۔ اب اللہ تعالےٰ کو نعوذ باللہ اس میں دخل دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چاہیں تو اس سے اسلام کو اشتراکیت اور شوری نازیت کی طرح کلیاتی نظام بنا دیں اور چاہیں تو خالص برطانوی جمہوریت میں ڈھال کر رکھ دیں۔ اللہ تعالےٰ کو اب اس سے نعوذ باللہ کوئی واسطہ نہیں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ نے مودودی صاحب کو عقلمندی کیوں عطا کی ہے۔

یہی وہ شاہراہ ہے جس پر چل کر بہت سے مسلمان دانشور بھی مغربی دہریت کے قصر تک پہونچے ہیں۔ اور پہنچ رہے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں کے نزدیک رویا اور کشف وغیرہ پر یقین رکھنا انیسویں صدی میں فتور عقل کا عجوبہ بن کر رہ گیا ہے۔ مغربی عقلیت کے بت خانہ کے پجاری

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

پر کس طرح ایمان لا سکتے ہیں۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
"اخبار الفضل"
خود خرید کر پڑھے۔

22

وَآوَیْنٰھُمَآاِلیٰ رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اہم تصنیف ”مسیح ہندوستان میں“

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

مورخہ ۲۸ راگست ۶۶ء کو مسجد مبارک میں علمی تقاریر کے سلسلے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی زیرِ صدارت جو جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ”مسیح ہندوستان میں“ کے دیباچہ کے تعارف اور خلاصہ کے طور پر جو مضمون پڑھا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

’مسیح ہندوستان میں‘ درحقیقت اس جامع، مدلل، پُر اثر اور پُر کشش کتاب کا نام ہے جسے اپریل ۱۸۹۹ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ’قلم اعجاز رقم‘ سے تحریر فرمایا تھا۔ خود یہ نام ’مسیح ہندوستان میں‘ کتنا جاذب اور حقیقت افروز ہے۔ اس نام کے سُننے سے ہی دنیائے مذاہب کی بڑی قوموں ’یہود‘، نصاریٰ اور مسلمانوں کی ساری توجہ ہندوستان کی طرف پھر جاتی ہے۔ ہر طالبِ حق ہندوستان کی طرف دیکھنے لگتا ہے کہ مسیح کو ہندوستان میں پائے اور اس کے فیض سے بہرہ یاب ہو۔ لوگ مسیح کے لئے آسمانوں کی طرف ٹکٹکی باندھے تھے اسے آسمانوں پر زندہ مانتے تھے۔ کتنا اعجاز ہے مسیحائے قادیان کا، اور کتنی قوتِ قدسیہ ہے خدا کے برگزیدہ کی کہ اس نے مذہبی دنیا میں عظیم ترین انقلاب برپا کر دیا جسے مسیحی انیس سَو برس سے ”خدا باپ“ کے دائیں ہاتھ بیٹھا تصوّر کرتے تھے اور جسے قرونِ وسطیٰ کے مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کے زیرِ اثر آسمانوں پر زندہ مان رکھا تھا اس مسیح ناصریؑ کو ہندوستان کی سرزمین میں مدفون ثابت کر دیا۔ اسے صلیبی موت سے بچنے والا، اور یہود و نصاریٰ کی ہر قسم کی لعنتوں سے پاک و مطہّر ٹھہرا کر آدم اوّلؑ کی سرزمین — ”ربوۃٍ ذات قرارٍ ومعین“ میں آرام کرنے والا ثابت کر دیا یہ کتنا عظیم کارنامہ ہے جو خدا کے پاک مسیحؑ نے اس زمانہ میں سرانجام دیا۔ اسی پر بس نہیں۔ اس نے اللہ تعالےٰ کی بشارتوں کے ماتحت مسیح محمدی کے مقام پر مبعوث ہو کر سرزمینِ ہند سے دنیا کے مشرق و مغرب کے باشندوں کو محبت بھری آواز میں پکارا ؎

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

پس یہ نام ’مسیح ہندوستان میں‘ بڑا ہی جاذب اور امید افزاء نام ہے کتاب تو یقیناً ٹھوس دلائل، قطعی شہادات اور یقینی براہین پر مشتمل ہے۔ خدائی بشارتوں کی زندگی بخش پیشگوئیوں پر حاوی ہے مگر مَیں کہتا ہوں کہ نام بھی بڑا ہی پُر تاثیر اور دلکش ہے یعنی ’مسیح ہندوستان میں‘۔

کتاب ’مسیح ہندوستان میں‘ کے ابتدائی تیرہ صفحات دیباچہ پر مشتمل ہیں جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کتاب کی غرض وغائت، اس کی ضرورت، اور اس کے متوقع فوائد و اثرات پر مدلل بحث فرمائی ہے۔ مَیں آج کی اس مختصر تقریر میں اس ’دیباچہ‘ کے متعلق تعارف پیش کرنے کے لئے کھڑا ہؤا ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک مسیح کی جسمانی آسمانی زندگی اور پھر اس کے نزول کے عقیدہ اور اس کے لوازم کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”واضح ہو کہ اکثر مسلمانوں اور عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ چلے گئے ہیں اور یہ دونوں فرقے ایک مدت سے یہی گمان کرتے چلے آئے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک آسمان پر زندہ ہیں اور کسی وقت آخری زمانہ میں پھر زمین پر نازل ہوں گے“۔

دوبارہ نزول کے مقصد کے بارے میں عیسائی عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے ان کا خیال یوں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

”وہی ہے جو دنیا کے اخیر میں سزا جزا دینے کے لئے جلالی طور پر نازل ہوگا تب ہر ایک آدمی جس نے اس کو یا اس کی ماں کو بھی خدا کر کے نہیں مانا پکڑا جائے گا اور جہنم میں ڈالا جائے گا جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا“۔

مسلمانوں کے نزدیک نزولِ مسیح ناصری کا بڑا مقصد کیا ہے حضورؑ تحریر فرماتے ہیں کہ وہ:۔

”حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ زمین پر نازل ہونے سے اصل مقصد یہ قرار دیتے ہیں کہ تا وہ ہندوؤں کے مہا دیو کی طرح تمام دنیا کو فنا کر ڈالیں۔ اوّل یہ دھمکی دیں کہ مسلمان ہو جائیں اور اگر پھر بھی کفر پر قائم رہیں تو سب کو تہ تیغ کر دیں“۔

اسی ضمن میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کے خونی امام مہدی کے عقیدہ کا ذکر کرتے ہوئے مسیح کے بارے میں ان کے خیال کا مندرجہ ذیل دلچسپ الفاظ میں تذکرہ فرمایا ہے کہ:۔

”عنانِ حکومت صرف مہدی کے ہاتھ میں ہوگی لیکن حضرت مسیح تمام دنیا کے قتل کرنے کے لئے حضرت امام مہدی کو ہر وقت اکسائیں گے اور نیز مشورے دیتے رہیں گے گویا اس اخلاقی زمانہ کی کسر نکالیں گے جبکہ آپ نے یہ تعلیم دی تھی کہ کسی شر کا مقابلہ مت کرو اور ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری گال بھی پھیر دو“۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس دیباچہ میں مسیح ناصری کی جسمانی زندگی اور ان کے نزول کے بارے میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے ان عقائد کو ”غلط اور خطرناک خیالات“ قرار دیتے ہوئے اپنی کتاب ”مسیح ہندوستان میں“ کی غرض وغائت اُن خیالات کا ازالہ کرنا تحریر فرمائی ہے۔ ان خیالات کی مضرتوں کے سلسلہ میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

”جن کے خوفناک نتیجے نہ صرف توحید باری تعالےٰ کے رہزن اور غارت گر ہیں بلکہ اس ملک کے مسلمانوں کی اخلاقی حالت پر بھی ان کا نہایت بد اور زہریلہ اثر متواتر مشاہدہ میں آرہا ہے اور ایسی بے اصل کہانیوں اور قصوں پر اعتقاد رکھنے سے بداخلاقی اور بداندیشی اور سخت دلی اور بے مہری کی روحانی بیماریاں اکثر اسلامی فرقوں میں پھیلتی جاتی ہیں۔ الخ“

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقیدۂ جبر و اکراہ پر بھی مفصّل روشنی ڈالی ہے اور اس کے بُرے نتائج کو واضح فرمایا ہے مثلاً تحریر فرماتے ہیں:۔

”ایسے اصولوں کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ نوعِ انسان کی ہمدردی بکلّی دل سے اُٹھ جائے اور رحم اور انصاف جو انسانیت کا ایک بھاری خلق ہے ناپدید ہو جائے اور بجائے اس کے کینہ اور بد اندیشی بڑھتی جائے اور صرف درندگی باقی رہ جائے اور اخلاق فاضلہ کا نام و نشان نہ رہے مگر ظاہر ہے کہ ایسے اصول اس خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے جس کا ہر ایک مواخذہ اتمامِ حجّت کے بعد ہے۔“

پھر دوسری جگہ فرمایا:۔

”ایسے اعتقادات سے اس قسم کے مولویوں کی اخلاقی حالت میں بہت کچھ تنزّل پیدا ہو گیا ہے اور وہ اس لائق نہیں رہے کہ نرمی اور صلحکاری کی تعلیم دے سکیں بلکہ دوسرے مذہب کے لوگوں کو خواہ نخواہ قتل کرنا دینداری کا ایک بڑا فرض سمجھا گیا ہے“۔

ظاہر ہے کہ مسیح و مہدی کے جبر و تشدد والے عقیدہ سے مسلمانوں میں اخلاقی خرابی کے علاوہ ایک بڑا ظلم یہ ہو رہا تھا کہ اسلام کی طرف جبر و اکراہ سے پھیلنے کا الزام منسوب کیا جا رہا تھا۔ ظالم معاندین الزام لگاتے تھے

اور مسلمان علماء اپنی غلط ذہنیت سے ان کی تائید کرتے تھے اس لئے دیباچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الزام کا بھی مسکت جواب دیا ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلام نے کبھی جبر کا مسئلہ نہیں سکھایا۔ اگر قرآن شریف اور تمام حدیث کی کتابوں اور تاریخ کی کتابوں کو غور سے دیکھا جائے اور جہاں تک انسان کے لئے ممکن ہے تدبر سے پڑھا یا سُنا جائے تو اس قدر وسعت معلومات کے بعد قطعی یقین کے ساتھ معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض کہ گویا اسلام نے دین کو جبراً پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی ہے نہایت بے بنیاد اور قابلِ شرم الزام ہے اور یہ ان لوگوں کا خیال ہے جنہوں نے تعصب سے الگ ہو کر قرآن اور حدیث اور اسلام کی معتبر تاریخوں کو نہیں دیکھا بلکہ جھوٹ اور بہتان لگانے سے پورا پورا کام لیا ہے مگر مَیں جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ قریب آتا جاتا ہے کہ راستی کے بھوکے اور پیاسے ان بہتانوں کی حقیقت پر مطلع ہو جائیں گے۔ کیا اس مذہب کو ہم جبر کا مذہب کہہ سکتے ہیں جس کی کتاب قرآن میں صاف طور پر یہ ہدایت ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی دین میں داخل کرنے کے لئے جبر جائز نہیں؟ کیا ہم اس بزرگ نبی کو جبر کا الزام دے سکتے ہیں جس نے مکہ معظمہ کے تیرہ برس میں اپنے تمام دوستوں کو دن رات یہی نصیحت دی کہ شر کا مقابلہ مت کرو اور صبر کرتے رہو۔ ہاں جب دشمنوں کی بدی حد سے گزر گئی اور دینِ اسلام کے مٹا دینے کے لئے تمام قوموں نے کوشش کی تو اس وقت غیرتِ الٰہی نے تقاضا کیا کہ جو لوگ تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار ہی سے قتل کئے جائیں ورنہ قرآن شریف نے ہرگز جبر کی تعلیم نہیں دی۔ اگر جبر کی تعلیم ہوتی تو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جبر کی تعلیم کی وجہ سے اس لائق نہ ہوتے کہ امتحانوں کے موقع پر سچے ایمان داروں کی طرح صدق دکھلا سکتے۔"

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی جہاد کی حقیقت پر بھی جامع بحث فرمائی ہے جس کا خلاصہ حضورؑ ہی کے الفاظ میں حسبِ ذیل ہے:۔

"اسلام کی لڑائیاں تین قسم سے باہر نہیں (۱) دفاعی طور پر یعنی بہ طریقِ حفاظتِ خود اختیاری (۲) بطور سزا یعنی خون کے عوض میں خون (۳) بطور آزادی قائم کرنے کے یعنی مزاحموں کی قوت توڑنے کے جو مسلمان ہونے پر قتل کرتے تھے۔ پس جس حالت میں اسلام میں یہ ہدایت ہی نہیں کہ کسی شخص کو جبر اور قتل کی دھمکی سے دین میں داخل کیا جائے تو پھر کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کی انتظار کرنا سراسر لغو اور بے ہودہ ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآنی تعلیم کے برخلاف کوئی ایسا انسان بھی دنیا میں آوے جو تلوار کے ساتھ لوگوں کو مسلمان کرے۔"

(مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱)

اس دیباچہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تردیدِ عیسائیت و ابطالِ تثلیث میں قانونِ قدرت کی ایک نہایت لطیف دلیل کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس زمانہ میں عیسائیوں کے ساتھ بڑی ہمدردی یہ ہے کہ انکو اس سچے خدا کی طرف توجہ دی جائے جو پیدا ہونے اور مرنے اور درد دُکھ وغیرہ نقصانوں سے پاک ہے۔ وہ خدا جس نے تمام ابتدائی اجسام و اجرام کو کروی شکل پر پیدا کر کے اپنے قانونِ قدرت میں یہ ہدایت منقوش کی ہے کہ اس کی ذات میں کرویت کی طرح وحدت اور یکجہتی ہے اس لئے بسیط چیزوں میں سے کوئی چیز سہ گوشہ پیدا نہیں کی گئی یعنی جو کچھ خدا کے ہاتھ سے پہلے پہلے نکلا جیسے زمین، آسمان، سورج، چاند اور تمام ستارے اور عناصر وہ سب کروی ہیں جن کی کرویت توحید کی طرف اشارہ کر رہی ہے سو عیسائیوں سے سچی ہمدردی اور سچی محبت اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں کہ اس خدا کی طرف ان کو رہبری کی جائے جس کے ہاتھ کی چیزیں اس کو تثلیث سے پاک ٹھہراتی ہیں۔" (صفحہ ۱۲)

سامعین کرام خود اس مختصر بیان سے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تصنیف لطیف "مسیح ہندوستان میں" کا دیباچہ اپنے اندر کتنی وسعتیں رکھتا ہے میرا اندازہ ہے کہ اس دیباچہ کی تشریح و تفسیر کرنے کے لئے کم از کم ایک ہزار صفحات کی ضخیم کتاب درکار ہے اسلئے مَیں وقت کی قلت کے پیشِ نظر صرف جستہ جستہ باتیں عرض کر کے اپنے بیان کو ختم کر رہا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس کتاب کے مضمون کا لبِ لباب دیباچہ میں یوں ذکر فرمایا ہے کہ:۔

"مَیں اس کتاب میں یہ ثابت کروں گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ کبھی امید رکھنی چاہیئے کہ وہ پھر زمین پر آسمان سے نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سرینگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سرینگر محلہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔"

نیز تحریر فرمایا ہے کہ حضور اس کتاب میں دیباچہ کے علاوہ دس باب اور ایک خاتمہ تحریر فرمائیں گے (موجودہ حصہ اوّل میں دیباچہ کے علاوہ ابھی صرف چار باب ہیں) حضور نے یہ بھی اعلان فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام کے دلائلِ قویہ اور قرائن یقینیہ اور تاریخی شہادتوں کے اعلان کے بعد شیریں ثمرات پیدا ہوں گے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"نہایت یقین سے امید کی جاتی ہے کہ ان سچائیوں کے سمجھنے کے بعد اسلام کے سعادت مند فرزندوں کے دلوں میں سے حلم اور انکسار اور رحم دلی کے خوشنما اور شیریں چشمے جاری ہوں گے اور ان کی روحانی تبدیلی ہو کر ملک پر ایک نہایت نیک اور بابرکت اثر پڑے گا ایسا ہی مجھے یقین ہے کہ عیسائی مذہب کے محقق اور دوسرے تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے بھی اس میری کتاب سے فائدہ اٹھائیں گے۔" (صفحہ ۳)

حضرات! مَیں کہہ چکا ہوں کہ "مسیح ہندوستان میں" کا دیباچہ بھی اتنا ہمہ گیر ہے کہ اس قلیل وقت میں اس پر تبصرہ کا حق ادا نہیں ہو سکتا تاہم مَیں اپنی اس چھچلتی ہوئی نظر کو ختم کرنے سے پیشتر ان پاکیزہ الفاظ کا تذکرہ لازمی سمجھتا ہوں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت کی بشارت دی ہے، حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مَیں نے خدائے تعالیٰ سے الہام پا کر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور واقعی مسیح موعود جو وہی درحقیقت مہدی بھی ہے جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی اس کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے وہ مَیں ہی ہوں مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔ اور خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ نرمی اور آہستگی اور حلم اور غربت کے ساتھ اس خدا کی طرف لوگوں کو توجہ دلاؤں جو سچا خدا اور قدیم اور غیر متغیر ہے اور کامل تقدس اور کامل علم اور کامل رحم اور کامل انصاف رکھتا ہے۔ اس تاریکی کے زمانہ کا نُور مَیں ہی ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا مَیں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کر دوں اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں عجیب کام دکھلائے ہیں اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کے رو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔"

(صفحہ ۱۱)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو عموماً اور ہم احمدیوں کو خصوصاً ان روحانی برکات سے حصۂ وافر عطا فرمائے جو اس نے اپنے پاک مسیحؑ کے ذریعہ اس کی کتابوں، اس کی تحریروں اور اس کے ملفوظات میں نازل فرمائے ہیں۔ اللّٰھم آمین یا رب العالمین۔

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری محمد اصغر صاحب چک ۲۰۹ ر ب تحصیل و ضلع لائل پور بیمار ہیں اور داد رسینی ٹوریم میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

باہمی عیب چینی کرنے اور مایوسی پھیلانے کی ممانعت

از مکرم محمد اسداللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال کوٹلی آزاد کشمیر

اللہ تعالیٰ نے دوسروں کی عیب چینی کرنے کی ممانعت کی ہے اور فرمایا ہے ولا تلمزوا انفسکم (حجرات ع۲) یعنی اپنے بھائیوں کی عیب چینی نہ کرو۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے مایوس ہونے اور باہمی مایوسی پھیلانے سے بچنے کی ہدایت کی ہے اور فرمایا ہے لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعًا انہ ھو الغفور الرحیم (زمر ع۶) یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید و مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہ بخش دیتا ہے اور وہ بلاشک و شبہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح فرمایا ولا تایئسوا من روح اللہ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکفرون (سورہ یوسف ع۱۰) یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ کی رحمت سے سوائے کافروں کے اور کوئی مایوس . . . .

. . . .

. . . . نہیں ہوتا۔ ایک مقام پر فرمایا ہے۔ کہ تم لوگوں سے بہتر بات کہو اور بہتر بات وہ ہے۔ جس سے کسی قسم کی برائی یا مایوسی نہ پھیلے۔ قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ مایوس ہونا ابلیس کی صفات میں سے ہے اور مایوسی پھیلانا بھی ابلیس اور اسکے آلہ کاروں کا کام ہے مایوسی پھیلانے سے ابلیس کی یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ مومنوں میں بددلی اور انتشار پیدا کرے تاکہ ان میں باہمی اتحاد و محبت پیدا نہ ہو۔ مایوسی پھیلانے کا آغاز دوسروں پر بدظنی کرنے اور اپنے بھائیوں کی عیب چینی کرنے سے ہوتا ہے اولاً بدظنی اور بدظنی کے نتیجہ میں عیب چینی شروع ہوتی ہے اور ان دونو کے نتیجہ میں مایوسی پھیلتی ہے اور مایوسی کے بعد رفتہ رفتہ افتراق و انتشار پیدا ہو جاتا ہے

احادیث میں مایوسی پھیلانے کی ممانعت

بعض افراد مایوسی کی باتیں پھیلاتے ہیں اور دوسروں کی عیب چینی کرتے ہیں کہ فلاں ایسا ہے اور فلاں ایسا ہے حالانکہ وہی عیب خود ان میں موجود ہوتے ہیں جن کو وہ دوسروں کی طرف منسوب کر کے پھیلاتے ہیں اگر ایسے افراد دوسروں کی عیب چینی کی بجائے اپنی اصلاح کریں اور اپنا نمونہ صحیح اور نیک بنائیں تو دوسرے کمزور افراد انہیں دیکھکر خود اپنا نمونہ صحیح اور نیک بنالیں گے۔

اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ہر انسان سے اس کے اپنے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ دوسروں کے اعمال کے بارے میں تو اس سے پرسش نہ ہوگی اس لئے جو شخص اپنی اصلاح نہیں کرتا دوسروں کی عیب چینی کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے مؤاخذہ کے نیچے ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا علیکم انفسکم یعنی تم پر اپنے نفسوں کی اصلاح کی ذمہ داری ہے (نہ دوسروں کی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود تھے جو دوسروں کی عیب چینی کر کے مایوسی پھیلاتے تھے چنانچہ آپ نے غیبت بدظنی اور عیب چینی کی سخت ممانعت کے علاوہ مایوسی کی باتیں پھیلانے کی بھی شدید ممانعت فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ تم خوشخبریاں پھیلاؤ امیدیں دلاؤ اور مایوسی نہ پھیلاؤ اور فرمایا اذا قال الرجل ھلک الناس فھو اھلکھم (مسلم)

یعنی جو شخص یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے . . . .

. . . تو وہ خود سب سے بڑھ کر ہلاک ہونے والا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص دوسروں کے اعمال کی برائی کرے اور کہے کہ وہ ان اعمال کی وجہ سے تباہ و ہلاک ہوگا وہ اس سے زیادہ خود ہلاک ہونے والا ہے۔ گویا دوسروں کے اعمال کی بابت یہ مشہور کرنا کہ اسکے اعمال اچھے نہیں ہیں یا یہ کہ فلاں کا نمونہ اچھا نہیں ہے یا یہ کہ فلاں شخص میں یہ یہ برائیاں ہیں وہ عیب چینی اور مایوسی پھیلا کر ایک تو خود گنہگار ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ جن کے سامنے اس کی برائی کرتا ہے انہیں بھی برائی اور نافرمانی کی جرأت دلانے کا موجب ہو جاتا ہے کیونکہ عموماً برائیوں کو عام بیان کرنے سے برائیوں کی شدت دوسروں کی نظر سے کم ہو جاتی ہے اور ان میں بھی برائی کرنے کی جرأت و بیباکی پیدا ہو جاتی ہے اور جو لوگ کسی برائی کرنے سے کسی برائی کو عمل میں لانے سے مجتنب رہتے ہیں انہیں دوسروں کی بداعمالی سنکر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ بداعمالی کی جاسکتی ہے اور لوگ بداعمالیاں کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے اگر میں نے بھی کوئی بدعمل کیا تو کیا ہے میرے دوسرے بھائی بھی تو اس میں میرے شریک ہیں اس طرح بدیوں پر جرأت و دلیری اور بے باکی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے بجائے اصلاح ہونے کے فساد پھیلتا اور فضا اور خراب ہو جاتی ہے

چغلخوری کی ممانعت

چغلخوری بھی جماعتی اتحاد و محبت کے لئے مہلک ہے۔ چغلخوری یہ ہے کہ لوگوں میں فساد کے لئے باتیں پھیلائی جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے کفار کی صفات میں چغلخوری کو بیان کر دیا ہے۔ فرمایا ھمّازٍ مّشّاءٍ بنمیم (القلم ع۱) پھر فرمایا ما یلفظ من قولٍ الا لدیہ رقیب عتید (ق ع۲) یعنی عیب چینی کرنیوالے اور چغلخوری کرنیوالے کفار قابل مواخذہ ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یدخل الجنۃ نمام (متفق علیہ) یعنی چغلخور انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ابن عباسؓ سے دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بہتان کی بابت خبر دوں؟ وہ چغلخوری اور لوگوں کے درمیان بری باتیں پھیلانا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کے قصے اور باتیں نقل کرتا پھروں اگرچہ مجھے "اتنا" اور "اتنا" بھی اسکے معاوضہ میں دیا جاوے۔ "اتنا" اور "اتنا" سے آپ نے کثرت مال کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابوہریرہؓ سے ایک اور حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کہ انسان کو جھوٹا بنانے کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر وہ بات بیان کرتا پھرے جو اس نے سنی ہو۔ یعنی مومن کو چاہیئے کہ جو باتیں بھی وہ سنے ان میں سے اچھی باتوں کی تابعداری کرے اور بیکار اور فضول باتوں کو نہ پھیلائے۔

اسی طرح اور بھی بہت سی احادیث ہیں چغلخوری۔ عیب چینی اور جماعت میں بری اور مایوسی کی باتیں پھیلانے کی مذمت بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان عیوب سے محفوظ رکھے اور ہمیں لوگوں کے لئے موجب خیر و برکت بنائے۔ آمین

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں

"تحریک جدید کا چندہ دینے سے جنت ملتی ہے"

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے چندے کو ابدی جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے۔ فرمایا:۔

۱۔ اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو!! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگو۔

۲۔ دنیا میں آج خدا تعالےٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو!!! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو گے۔

۳۔ سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہے۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اسکے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے۔

الفضل خطبہ جمعہ ۱۳ مارچ ۱۹۴۲ء مطبوعہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۲ء

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وقف عارضی کے واقفین کی چوتھی فہرست

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی تازہ روحانی تربیت والی تحریک وقف عارضی میں آگے بڑھ رہے ہیں۔ جزاھم اللہ خیراً۔ ایسے واقفین کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ معززہ جماعت میں اپنے خرچ پر جا کر اور اپنے کھانے کا خود انتظام کر کے احباب جماعت اور ان کے بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں۔ ترجمہ سکھائیں۔ نماز باجماعت کا پورا اہتمام کریں۔

وقف عارضی کی تحریک سے خود واقفین کو بھی عظیم روحانی فائدہ حاصل ہوتا ہے اسلئے سب احباب کو اس میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔ کم از کم دو ہفتے اور زیادہ سے زیادہ چھ ہفتے وقف کئے جاتے ہیں۔

جن احباب نے اس مبارک تحریک میں حصہ لیا ہے۔ وہ ہم سب کی دعاؤں کے مستحق ہیں اسی غرض سے ان کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ پہلی فہرست الفضل ۳ر جون ۶۶ء میں شائع ہوئی تھی۔ دوسری اور تیسری فہرست علی الترتیب ۱۷ر جولائی اور ۳ر اگست کے الفضل میں چھپ چکی ہے۔ اب یہ چوتھی فہرست ہے۔ آئندہ فہرست بھی عنقریب شائع ہوگی۔ انشاء اللہ

احباب سے درخواست ہے کہ سب واقفین اور کارکنان سلسلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ ۔ پاکستان)

۲۱۹۔ مکرم سید اقبال محمود صاحب کراچی
۲۲۰۔ مکرم ملک منیر احمد صاحب گولبازار ربوہ
۲۲۱۔ مکرم عبد الرزاق صاحب دارالرحمت شرقی
۲۲۲۔ " عبد الغنی صاحب "
۲۲۳۔ " سعید احمد صاحب سکھوانی نوکوٹ سندھ
۲۲۴۔ " منیر احمد صاحب سنوری سمہ سٹہ
۲۲۵۔ " جناب محمد حنیف صاحب نعیم "
۲۲۶۔ " سعید احمد صاحب نوکوٹ
۲۲۷۔ " مولوی نذیر احمد صاحب سیالکوٹی کراچی
۲۲۸۔ " حاجی رشید احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ
۲۲۹۔ محمد سرور صاحب احمدی چک ۱۶۲ غتانہ فیروزوالہ
۲۳۰۔ " عنایت اللہ صاحب وزیر آباد
۲۳۱۔ ناصر محمود صاحب ملتان روڈ لاہور
۲۳۲۔ " ریٹائرڈ صوبیدار میجر عبد الرحمن صاحب کوئٹہ
۲۳۳۔ " ملک محمود احمد صاحب کرشن نگر لاہور
۲۳۴۔ " محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ چک ۲۶ جنوبی
۲۳۵۔ " بشیر احمد صاحب راجوری چک جال
۲۳۶۔ " ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک ۳۵ جنوبی
۲۳۷۔ " عبد الرفیق صاحب ڈسکہ
۲۳۸۔ " حکیم سعد اللہ خان صاحب چوہڑ کانہ
۲۳۹۔ مکرم محمد عبد اللہ صاحب جنجوعہ زرگری
۲۴۰۔ " مبارک احمد صاحب ظفر "
۲۴۱۔ " حکیم رحمت علی صاحب اوکاڑہ
۲۴۲۔ " میاں دین محمد صاحب پٹواری "
۲۴۳۔ " عبد اللطیف صاحب خادم کراچی
۲۴۴۔ " عبد الرحمن خانصاحب "

۲۴۵۔ مکرم جناب پروفیسر عبد الشکور صاحب اسلم ایم ایس سی۔ ربوہ
۲۴۶۔ " " پروفیسر رفیق احمد صاحب ثاقب ایم۔ ایس سی ربوہ
۲۴۷۔ " چوہدری عبد اللہ خانصاحب گوندل چک ۹۹ شمالی
۲۴۸۔ " شیخ محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ
۲۴۹۔ " چوہدری شیر محمد صاحب دار النصر ربوہ
۲۵۰۔ " سکندر محمود صاحب بہاولپور
۲۵۱۔ " محمد اکرم صاحب رحمپورہ منڈی (لائل پور)
۲۵۲۔ " نصر اللہ خانصاحب نوال کوٹ
۲۵۳۔ " چوہدری محمد داؤد احمد صاحب غلہ منڈی سانگلہ ہل
۲۵۴۔ " میاں سراج الحق صاحب صدر جماعت احمدیہ میرک
۲۵۵۔ " چوہدری نور احمد صاحب چک ۲۳ گ ب
۲۵۶۔ " چوہدری محمد عبد اللہ صاحب سنجر چانگ حیدرآباد
۲۵۷۔ " تاج الدین صاحب " "
۲۵۸۔ " محمد اسلم صاحب شاد ربوہ
۲۵۹۔ " ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب سیالکوٹ
۲۶۰۔ " بدر عالم صاحب "
۲۶۱۔ " غلام رسول صاحب ملتان
۲۶۲۔ " محمد شفیع خانصاحب نجیب آبادی کراچی
۲۶۳۔ محمد شفیق حسن صاحب "
۲۶۴۔ " غلام رسول صاحب تتوکی
۲۶۵۔ " حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب ربوہ
۲۶۶۔ " منور احمد صاحب "

۲۶۷۔ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب چک ۲۹۵ گ ب
۲۶۸۔ " ماسٹر محمد رفیق صاحب " "
۲۶۹۔ " ماسٹر عبد الرحمن صاحب شاہدرہ
۲۷۰۔ " احمد نواز صاحب "
۲۷۱۔ " سید شریف احمد صاحب گجرات
۲۷۲۔ " حمید احمد صاحب اختر ربوہ
۲۷۳۔ " ملک حبیب الرحمن صاحب ریٹائرڈ ڈی۔ آئی آف سکولز ربوہ
۲۷۴۔ " عبد الجلیل صاحب ایم اے ربوہ
۲۷۵۔ " محمد شفیع صاحب ایکمٹ سی "
۲۷۶۔ " لطیف احمد صاحب باجوہ مظفر گڑھ
۲۷۷۔ " ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ لاہور
۲۷۸۔ " سید رفیق احمد صاحب گجرات
۲۷۹۔ " سردار لطیف احمد صاحب حافظ آباد
۲۸۰۔ " چوہدری رحمت خان صاحب سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور
۲۸۱۔ " مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی رکال گڑھ
۲۸۲۔ " چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار
۲۸۳۔ " مولوی محمد سعید صاحب فاضل انصاری ۔ ربوہ
۲۸۴۔ " مولوی غلام نبی صاحب شاہد "
۲۸۵۔ " ڈاکٹر بابو محمد اقبال صاحب سیالکوٹ

۲۸۶۔ مکرم بابو قاسم الدین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ
۲۸۷۔ " ڈاکٹر محمد احسان صاحب "
۲۸۸۔ " مولوی رحمت اللہ خانصاحب شاہد "
۲۸۹۔ " چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ شیخوپورہ
۲۹۰۔ " اعجاز احمد صاحب سرگودہا
۲۹۱۔ " فضل احمد صاحب بھیرہ
۲۹۲۔ " حاجی عبد القادر صاحب مدرس چاہ جوگی والا
۲۹۳۔ " مطیع الرحمن صاحب حیدرآباد
۲۹۴۔ " مبارک احمد صاحب طاہر "
۲۹۵۔ " مقصود احمد صاحب بٹ کوٹ شیخوپورہ
۲۹۶۔ " بشیر احمد صاحب گوندل حیدرآباد
۲۹۷۔ " پرویز احمد صاحب "
۲۹۸۔ " عبد الہادی صاحب ناصر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد
۲۹۹۔ " عبد الغفار خانصاحب مجاہد ربوہ
۳۰۰۔ " حفیظ الدین صاحب ڈھاکہ
۳۰۱۔ " محمد اسلم صاحب لیکچرار تی۔ آئی کالج ۔ ربوہ
۳۰۲۔ " میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ
۳۰۳۔ " پروفیسر ارشد ترمذی صاحب ربوہ
۳۰۴۔ " چوہدری احمد جان صاحب کراچی
۳۰۵۔ " محمد اسلم صاحب احمد پاڑہ رہتن ڈیرہ

(باقی)

دعوت ولیمہ

برادرم عزیزم محمد ارشد فاروق ابن مکرم چوہدری سربلند خان صاحب مرحوم کی دعوت ولیمہ مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو ربوہ میں عمل میں آئی جس میں مقامی احباب اور بزرگان سلسلہ نے شمولیت فرمائی اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے آخر میں دعا فرمائی۔ عزیزم محمد ارشد فاروق کا نکاح مورخہ ۳ر اکتوبر کو موسی والا تحصیل ڈسکہ میں رضیہ شہناز صاحبہ بنت مرزا نذیر احمد صاحب سے مکرم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد مربی جماعت احمدیہ کراچی نے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل چوہدری لم بیکو ڈرود لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد عبد الغفور خانصاحب ان دنوں سول ہسپتال کراچی میں بوجہ بلڈ پریشر زیر علاج ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے

(عبد الرب خان کراچی)

۲۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول کے نتائج عنقریب نکلنے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت احمدی طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

محمد افضل طاہر۔ دار النصر غربی۔ ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

(مینیجر الفضل)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۱۸

میں مرزا محمد اسحٰق ولد مہر دین قوم مغل پیشہ تجارت لکڑی عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن کوٹ خادم علی شاہ ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ بذریعہ کاروبار تجارت لکڑی -/۲۰۰ روپے ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ تا زندگی دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتا رہوں گا۔ اس تحریر کے بعد جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع دفتر کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد میری ملکیت ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ تحریر لاگو رہے گی۔ اور اس کا ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔

شرط اول -/۱ روپیہ)

العبد:۔ مرزا محمد اسحٰق ولد مہر دین صاحب حال سکنہ کوٹ خادم علی شاہ منٹگمری

گواہ شد:۔ ملک منور احمد مکان نمبر ۹۳ گول چک منٹگمری۔

گواہ شد:۔ محمد عاشق وصیت نمبر ۷۶۹۶ دھوبی محلہ منٹگمری۔

مسل نمبر ۱۸۵۱۹

میں خالدہ شمیم زوجہ محمد الطاف صدیقی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ ڈاکخانہ سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

حق مہر بذمہ خاوند مبلغ دو ہزار روپے ہے انگوٹھی طلائی وزنی ۴ ماشہ گھمر طلائی وزنی ۲ تولہ ۸ ماشہ ٹکہ طلائی وزن ۸ ماشہ کڑے طلائی وزنی ۳ تولہ نیکلس طلائی وزنی ایک تولہ۔ کل مالیت زیورات -/۹۶۱ ہے نقد مبلغ -/۴۰۰ روپے ہیں۔ میں اس کل جائداد مالیتی -/۳۶۰۱ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی آمدنی نہیں ہے اگر کسی وقت آمدنی کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا ہے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ بھی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرانے کی ذمہ دار ہوں گی۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۵۰۔۳ روپے)

الامۃ:۔ خالدہ شمیم۔ اہلیہ محمد الطاف صدیقی معرفت مکرم ڈاکٹر محمد احسان صاحب محلہ پورن نگر۔ سیالکوٹ۔

گواہ شد:۔ مشتاق احمد خالد برادر موصیہ اکاؤنٹنٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔

گواہ شد:۔ ملک جمیل الرحمٰن رفیق مبلغ تنزانیا معرفت وکالت تبشیر ربوہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۲۰

میں ایم ایس خالد ولد ملک محمد علی صاحب قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مجھے بذریعہ ملازمت مبلغ دو صد روپے ہوتی ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ آمدن پیدا ہو جائے یا کوئی جائداد پیدا کر لوں تو ہر دو صورتوں میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور ان پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی۔ میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر وصیت سے نافذ ہو گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

شرط اول۔ ایک روپیہ پچاس پیسہ)

العبد: ایم۔ ایس خالد۔ معرفت مسجد احمدیہ مین بازار گنج مغلپورہ لاہور

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید سیکرٹری وصایا گنج مغلپورہ۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ احقر غلام رسول۔ صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۱۸۵۲۱

میں امۃ الباسط زوجہ ایم ایس خالد صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ڈاک خانہ مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۵۰۰

۲۔ ایک قطعہ زمین جس کا رقبہ ۱/۲ ۱۳ مرلے واقع سرکلر روڈ لاہور چھاؤنی قیمت اندازاً -/۲۵۰۰ روپے ہے میں اپنی اس کل جائداد مالیتی -/۵۰۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا کر لوں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس کے علاوہ مجھے بذریعہ ملازمت مبلغ -/۱۳۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی اس ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور ذریعہ آمدن پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے پر میری جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ میری یہ وصیت جو کہ میری زندگی کی آخری وصیت ہے۔ ہر حالت میں قائم رہے گی۔ اور تاریخ تحریر سے نافذ ہو گی

شرط اول ایک روپیہ پچاس پیسہ)

الامۃ:۔ امۃ الباسط بقلم خود اہلیہ ایم ایس خالد صاحب معرفت مسجد احمدیہ مغلپورہ لاہور

گواہ شد:۔ ملک منور احمد جاوید وصیت نمبر ۱۵۵۷۰ سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔ لاہور۔

گواہ شد:۔ ایم ایس خالد۔ خاوند موصیہ۔ معرفت مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ۔ لاہور۔

24

اعلان نکاح

میرے چھوٹے لڑکے عزیزم محمد جمیل سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صفیہ بیگم بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب۔ مورخہ ۹/۶/۶۶ بمقام چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا بمکان ماسٹر محمد اسماعیل صاحب چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کے لئے اور احمدیت کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔ (محمد علی حنفی مکان نمبر ۳۴ شعدہ کوٹھی گلبرگ لاہور)

۲۔ میری نواسی عزیزہ نجمہ نسرین بنت عزیزم محمد اسماعیل صاحب ذوقی مرحوم کا نکاح میرے پوتے عزیزم احسان الحق عباسی ولد عزیزم منظور الحق صاحب عباسی سے بعوض مبلغ ۱۵ صد روپے حق مہر پر مورخہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو مکرم حافظ مراد بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واہ کینٹ میں پڑھا۔

عزیزہ نجمہ نسرین حضرت مولوی فخر الدین صاحب صحابی آف گھوگھیاٹ کی پوتی ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد مظفر عباسی ۲۲-الف ۲۷۵ واہ کینٹ)

ضروری اعلان

اکتوبر ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰ر نومبر تک ضرور بھجوا دیں۔ ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (مینیجر)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ اور چندہ وقفِ جدید

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ ۔ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ناصرات الاحمدیہ! خوش ہو کہ تم سے بھی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عمل صالحہ حقیقت میں وہی ہے جو موقع اور محل کے لحاظ سے کیا جائے۔ کس وقت کس کے لئے کونسی قربانی مناسب ہے یہ جماعت کا امام ہی بتا سکتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ الودود نے ناصرات الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ سے مطالبہ فرمایا ہے کہ وہ بجٹ وقف جدید میں پچاس ہزار روپے ادا کریں۔ اور اس کے لئے فی بچہ صرف ایک اٹھنی ماہوار کا مطالبہ فرمایا ہے۔ بچے عموماً اتنی رقم کھانے پینے پر خرچ کر دیتے ہیں اور اس اٹھنی کا بچانا اور اشاعت اسلام کے لئے دینا جہاں اسلام کی اشاعت کا موجب ہوگا وہاں بچیوں میں سادگی۔ کفایت شعاری، قوم اور مذہب کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی پیدا کرے گا۔ پس میری بچیو! حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر ماہ ایک اٹھنی حضور کی خدمت میں پیش کرو۔ اور دنیا کو بتا دو کہ قربانی کرنے میں ہماری بچیاں اگر ایک طرف اپنی ماؤں، نانیوں اور دادیوں سے کسی طرح کم نہیں تو دوسری طرف اپنے بھائیوں سے بھی پیچھے نہیں رہیں گی۔

تمام لجنات کی سیکرٹریان ناصرات فوری طور پر بچیوں کو اس تحریک کی اہمیت سمجھا کر چندہ وصول کر کے بھجوائیں چندہ بھجواتے وقت وضاحت سے تحریر کیا کریں کہ یہ وقف جدید کا چندہ ہے۔ ناصرات کے ممبری کے چندہ سے اشتباہ نہ پیدا ہو۔ جہاں ناصرات کی الگ سیکرٹری نہیں وہاں کی صدر اور سیکرٹری یہ کام کریں کہ پندرہ سال تک عمر کی بچیوں سے یہ چندہ وصول کر کے روانہ کریں۔ اس تحریک پر ایک ماہ سے اوپر گزر چکا ہے۔ لیکن ابھی تک لجنات نے کماحقہٗ اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ ہر ماہ کی لجنہ کی رپورٹ میں اس کا باقاعدگی سے ذکر کیا جائے کہ ان کی ناصرات کی طرف سے کتنا وقف جدید کا چندہ بھجوایا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تقریب شادی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری کے فرزند مکرم نعیم الرحمٰن صاحب طارق کا نکاح مکرم مرزا فتح دین صاحب چیف انسپکٹر بیت المال کی دختر عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ مورخہ ۲؍نومبر ۱۹۶۶ء کو تقریب شادی عمل میں آئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریب رخصتانہ میں تشریف لا کر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور نے مورخہ ۳؍نومبر کو اپنے مکان واقعہ احاطہ مسجد مبارک میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت اس میں بھی شمولیت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر دعا کرائی ـــ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی لحاظ سے رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ!

• لاہور ۵؍نومبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ واپڈا کے شعبہ برقیات کے مشرقی ریجن میں واقع صنعتی اداروں میں باری باری ہفتہ میں دو دن بجلی کی سپلائی کا ناغہ ہوگا۔ اس ریجن میں لاہور، سیالکوٹ اور گجرات کے اضلاع کے علاوہ شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کے ضلعوں کے کچھ علاقے بھی شامل ہیں۔ یہ فیصلہ اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی نے ایوان صنعت و تجارت لاہور کے ارکان واپڈا اور صوبائی حکومت سے مشورے کے بعد کیا ہے۔

• کراچی ۵؍نومبر۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر آدم نے کل یہاں صدر ایوب خان سے نصف گھنٹہ تک دونوں ملکوں کے درمیان تعاون بڑھانے کے متعلق بات چیت کی۔ اس موقعہ پر وزیر خارجہ جناب شریف الدین پیرزادہ بھی موجود تھے۔ قبل ازیں انڈونیشی وزیر خارجہ نے وزیر خارجہ پاکستان سے الگ بات چیت کی۔ ڈاکٹر آدم ملک نے وزارتی سطح کے مذاکرات کے بعد وزیر خارجہ شریف الدین پیرزادہ کی معیت میں ساڑھے بارہ بجے ایوان صدر پہنچے۔ جہاں انہوں نے صدر ایوب خان کو انڈونیشیا کی موجودہ حکومت کی پالیسیوں سے آگاہ کیا۔ انہوں نے دوپہر کا کھانا بھی صدر مملکت کے ساتھ کھایا۔

• نئی دہلی ۵؍نومبر۔ تازہ اطلاعات کے مطابق آندھرا کے ہنگامے کیرالہ تک پھیل گئے ہیں اور فوج کو مسلح کمیونسٹوں سے جنگ لڑنی پڑ رہی ہے۔ آندھرا اور ملحقہ صوبوں میں ریلوں کا نظام بدستور معطل ہے۔ وشاکاپٹنم میں کل رات فوج نے پھر فائرنگ کی جس سے متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہوئے۔ وجے واڑہ میں پولیس پر گولیاں برسائی گئیں۔ دوسرے شہروں میں صورت حال میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور مظاہرین کمیونسٹوں، فوج اور پولیس میں جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ کمیونسٹوں نے اپنی مجلس عمل قائم کر لی ہے جو حکومت کے خلاف ہنگاموں کی قیادت کر رہی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹ اس مقصد کے لئے کافی دنوں سے اسلحہ جمع کر رہے تھے۔ وشاکاپٹنم میں مظاہرین نے دو سرکاری عمارتوں کو جلا دیا ہے اور ایک کارخانہ کو جس میں فوجی ساز و سامان تیار ہوتا ہے سخت نقصان پہنچا ہے۔

امراء صاحبان اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے ضروری درخواست

آپ سب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۲؍نومبر دربارہ وقف عارضی پڑھ لیا ہے۔ حضور نے پانچ ہزار واقفین وقف عارضی کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ اس بارے میں بھرپور تعاون کے لئے کوشاں ہوں گے۔ دفتر نے وقف عارضی کے لئے فارم طبع کرائے ہیں براہ کرم فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے آگاہ فرمائیں۔ اور فارم پر کر کے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

خاکسار ابو العطاء۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

نظارت علیا کی طرف سے ایک ضروری اعلان

قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ شائع ہو چکا ہے۔ جس میں نظارتوں کے فرائض اور اختیارات اور مقامی انجمنوں کے قواعد درج ہیں۔ اس جلد کا ہر جماعت میں ہونا ضروری ہے۔

امراء صاحبان یا صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت کے لئے نظارت علیا کے دفتر سے یہ کاپی ایک روپیہ ۲۵ پیسے میں حاصل کر سکتے ہیں یہ رقم لوکل فنڈ سے ادا کی جا سکتی ہے۔ وی پی نہیں کیا جائے گا۔ دوست مرکز میں آتے رہتے ہیں امراء اور صدر صاحبان کی تحریری تصدیق پر کتاب دے دی جائے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۵